بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ... یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ... عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۱

خطبہ نمبر ۲۵

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم چہارشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	یکم وفا ۱۳۴۳ ہش ۔ ۱۹ صفر ۱۳۸۴ھ ۔ یکم جولائی ۱۹۶۴ء	نمبر ۱۵۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرتؐ نے ایک بگڑی ہوئی قوم کی ایسی اصلاح کر دکھائی گویا اس میں کوئی عیب ہی نہ تھا

اس سے بڑھ کر اور اس سے زیادہ روشن آپؐ کی صداقت کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے

(۱) "یہ زبردست دلیل ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی کہ آپؐ ایسے وقت میں آئے کہ ساری دنیا عام طور پر بدکاریوں اور بداعتقادیوں میں مبتلا ہو چکی تھی اور حق و حقیقت اور توحید اور پاکیزگی سے خالی ہو گئی تھی۔ پھر دوسری دلیل آپؐ کی سچائی کی یہ ہے کہ آپ ایسے وقت میں اللہ تعالےٰ کی طرف اٹھائے گئے۔ جب آپؐ اپنے فرضِ رسالت کو پورے طور پر ادا کر کے کامیاب و بامراد ہو چکے۔" (الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۲ء)

(۲) "آپؐ جس کام کے لئے آئے تھے اس میں پورے کامیاب ہو گئے۔ میں نے بتایا ہے کہ جب آپؐ تشریف لائے تو آپؐ نے ہزارہا مریضوں کو مرض کے آخری درجہ میں پایا جو ان کی موت تک پہنچ گیا تھا۔ بلکہ حقیقت میں وہ مر ہی چکے تھے ...... پھر انصافاً کوئی سوچے کہ اپنے خدمت گار کے عیب دور نہیں کر سکتے تو جو شخص ایک بگڑی ہوئی قوم کی ایسی اصلاح کر دے کہ گویا وہ عیب اس میں تھے ہی نہیں تو اس سے بڑھ کر اس کی صداقت کی اور کیا دلیل ہو سکتی ہے۔"

(الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۲ء)

(۳) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جس زمانہ میں دنیا میں ظاہر ہوئے اور خدا تعالےٰ کا جلال اور گم گشتہ توحید کو زندہ کرنے کے لئے آپؐ مبعوث ہوئے اس زمانہ ہی کی حالت اگر کوئی سعادت مند سلیم الفطرت غور کرنے والا دل لیکر فکر کرے تو اس کو معلوم ہوگا کہ اس زمانہ کی حالت ہی آپؐ کی سچائی پر ایک روشن دلیل ہے اور دانشمند اس وقت کو ہی دیکھ کر اقرار کرے اور معجزہ بھی طلب نہ کرے۔" (الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۲ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۰ جون بوقت ۷ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی ضعف میں بھی کمی رہی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ کل حضور نے تین احباب کو شرفِ زیارت بخشا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

صاحبزادی سیدہ امۃ الجمیل بیگم صاحبہ کی علالت

راولپنڈی سے مکرم ناصر محمد صاحب سیال نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ صاحبزادی سیدہ امۃ الجمیل صاحبہ بعارضہ درد گردہ بہت بیمار ہیں اور وہاں بغرض علاج ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کو شفائے کامل وعاجل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

— محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب —

مکرم محمد صدیق صاحب ام تسری مبلغ سنگاپور و بورنیو کچھ عرصہ سے پیشاب کے بعض عوارض میں مبتلا تھے۔ اب جنرل ہسپتال میں ان کا اپریشن ہوا ہے۔ جس کے نتیجہ میں خون بہت بہہ گیا ہے اور درد بھی بہت ہے۔ ۲ جولائی کو ان کا دوبارہ اپریشن ہو رہا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس مخلص دوست کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت میاں غلام قادر صاحبؓ کا جسدِ خاکی مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دیا گیا

نماز جنازہ محترم مولانا شمس صاحب نے پڑھائی۔ نماز اور تدفین میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے

ربوہ ۳۰ جون۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی صحابی حضرت میاں غلام قادر صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا جسدِ خاکی کل مورخہ ۲۹ جون ۱۹۶۴ء کی صبح کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت میاں غلام قادر صاحبؓ نے مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۲۸ و ۲۹ جون ۱۹۶۴ء کی درمیانی شب ۹ بجے بعمر تقریباً سو سال وفات پائی تھی مورخہ ۲۹ جون کو صبح ۸ بجے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے گراسی پلاٹ میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں شرکت کے

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مستورات کیلئے درس قرآن مجید

— محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ربوہ —

نظارت اصلاح و ارشاد کی منظوری کے تحت مستورات کے لئے محلہ دار الرحمت وسطی میں قرآن مجید پڑھانے کا انتظام کیا گیا ہے یہ درس ہفتہ میں پانچ دن (باستثناء جمعہ و ہفتہ) ساڑھے پانچ بجے شام سے چھ بجے شام تک (نصف گھنٹہ) ہوا کرے گا انشاء اللہ روزانہ ایک رکوع کا ترجمہ و مختصر تفسیر بیان کی جائے گی۔ یہ درس خاکسار کے ذمہ ہوگا اور فی الحال میرے مکان بیت العطاء دار الرحمت وسطی کے برآمدہ و صحن میں ہوگا۔ یہ درس مورخہ ۲ جولائی بروز جمعرات سے شروع ہو رہا ہے۔ وباللہ التوفیق

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

ابتلاء مومن کے لئے اصلاح اور ترقی کا موجب ہوتے ہیں

ابتلاء آنے پر منافق ٹھوکر کھا جاتے ہیں لیکن مومن اپنے ایمان میں اور بھی پختہ ہو جاتے ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ مارچ سنہ ۱۹۳۰ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کی سنّت

ہے کہ وہ انسان کو متواتر جگاتا رہتا ہے کیونکہ انسان ان تعلقات کی وجہ سے جو اس کے جسم اور جسمانیات سے وابستہ ہیں غفلت کی طرف مائل رہتا ہے۔ اگر ہم اپنی زندگی پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ اس کا بیشتر حصہ ہمیں مجبوراً ایسے کاموں میں صرف کرنا پڑتا ہے جن کا براہ راست دین سے تعلق نہیں ہوتا بلکہ وہ ایک رنگ میں غفلت کا موجب ہوتے ہیں۔ نیند پر ہمارا بس نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے انسان کے لئے ضروری قرار دیا ہے اور ایسا ضروری قرار دیا ہے کہ ہم کلی طور پر اس سے مستغنی نہیں ہو سکتے۔ تھوڑا بہت بہر حال ہر ایک کو سونا پڑتا ہے اگر اس سونے کے وقت کو نکال دیا جائے تو ایک معقول حصہ زندگی کم ہو جاتا ہے۔ بچے عام طور پر آٹھ گھنٹے سوتے ہیں۔ نوجوانوں کو طبیب اور ڈاکٹر لوگ ۶-۷ گھنٹے سونے کا مشورہ دیتے ہیں۔ غافل نوجوان عام طور پر ۹-۱۰ گھنٹے سوتے ہیں بلکہ بعض تو گیارہ بارہ گھنٹے بھی سوتے ہیں۔ دنیا میں ہوشیار لوگ کم ہیں اور غافل بہت زیادہ۔ اس لئے اگر اوسط لگائی جائے تو ہر انسان کے لئے نیند روزانہ ۷-۸ گھنٹے سے کم نہ ہوگی اور اس اوسط کے لحاظ سے

انسان کی عمر کا تیسرا حصہ

گویا نیند میں نکل جاتا ہے۔ اوسط عمر ہمارے ملک میں ۳۵-۴۰ سال ہے۔ پر اگر چالیس سال بھی فرض کر لیں اور اس میں سے تیسرا حصہ نیند کا نکال دیا جائے تو باقی ۲۶ سال رہتے ہیں اس میں سے اگر بچپن کا زمانہ نکال دیں اور بچپن کا زمانہ اگر پندرہ برس بھی فرض کر لیں تیسرا حصہ جو پہلے نکل چکا ہے چونکہ اس میں بھی بچپن شامل ہے تو کم از کم دس سال اور کم

کرنے پڑیں گے۔ اور اس صورت میں صرف ۱۶ سال باقی رہ جائیں گے۔ پھر اگر بیماریوں وغیرہ کے دن نکال دئے جائیں اور کم از کم ایک سال ہی ان کے لئے رکھا جائے تو باقی ۱۵ سال بچیں گے۔ ان میں سے اگر کھانے پینے نہانے۔ کپڑے بدلنے۔ پاخانہ پیشاب وغیرہ کے اوقات نکال دیں جو میرے نزدیک ۲ گھنٹہ روزانہ سے کم نہیں ہوتے تو اس حساب سے گویا بارھواں حصہ اور کم ہو گیا جو سوا سال ہوتا ہے اور اس طرح $13\frac{3}{4}$ سال رہ جاتے ہیں۔ یہ وہ وقت ہے جو جاگنے کا ہے۔ اس میں ہی

دنیوی ضرورتیں

پورا کرنے کا وقت بھی ہے۔ دوستوں کی ملاقات کا وقت بھی۔ سفر کا بھی۔ زمیندار کو اپنا زمینداری کا کام کرنا ہوتا ہے اور نوکر کو نوکری کا۔ اور اگر یہ کام روزانہ چھ گھنٹے بھی فرض کر لیں تو $\frac{1}{4}$ حصہ اور نکل جاتا ہے۔ بچپن کا پندرہ برس کا زمانہ نکال کر باقی ۲۵ سال کا $\frac{1}{4}$ حصہ $6\frac{1}{4}$ سال ہے اسی میں سے گھر کے کام کاج سودا سلف کی خرید و فروخت۔ بچوں کی نگرانی۔ بیوی بچوں سے ملنا جلنا۔ ان کے حقوق ادا کرنا وغیرہ کاموں کے اوقات نکال دیں تو $6\frac{1}{4}$ سال میں سے بھی قریباً نصف عرصہ باقی رہ جاتا ہے اور اس طرح گویا قریباً چار سال کا عرصہ ہے جسے انسان خدا تعالیٰ کی عبادت میں خرچ کر سکتا ہے۔ کرتا ہے کا سوال نہیں بلکہ یہ وہ عرصہ ہے جو اگر انسان چاہے تو خرچ کر سکتا ہے۔ لیکن اگر دیکھا جائے کہ واقعی کتنا خرچ کرتا ہے تو اس کی مقدار بہت قلیل نظر آئے گی۔ جو لوگ نماز وغیرہ کے پابند اور دین کی طرف رغبت رکھنے والے ہوتے ہیں وہ بھی زیادہ سے زیادہ ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ روزانہ دینی کام میں صرف کرتے ہیں۔ یعنی اٹھارھواں حصہ۔ اور اگر بچپن

کی عمر کو نکال دیا جائے تو بقیہ عمر کے لحاظ سے اس عرصہ کے دو سوا دو سال بنتے ہیں گویا دنیا کے نیک لوگ اپنی

عمر کا بیسواں حصہ

خدا تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرتے ہیں اور باقی انیس حصے وہ اپنی جسمانی ضروریات۔ روزگار۔ سیر و سیاحت اور بیوی بچوں کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ سو جہاں $\frac{1}{19}$ حصہ غفلت اور صرف ایک حصہ ہوشیاری کا سامان ہو اور وہ بھی صرف نیک لوگوں کے لئے۔ غافل لوگوں کی بیداری کا زمانہ تو ایک دو یوم یا ہفتہ دو ہفتہ سے زیادہ نہیں نکلے گا۔ ہفتوں پر ہفتے اور مہینوں پر مہینے گزرتے جائیں گے۔ اور انہیں خدا تعالیٰ کی طرف کبھی توجہ نہیں ہوگی۔ وہ گزرتے ہوئے کسی لولے۔ لنگڑے یا اپاہج کو دیکھتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں خدا کی قدرت لیکن اگلے ہی قدم پر خدا تعالیٰ کی قدرت انہیں بھول جاتی ہے۔ ان کے گھر میں بیماری ہو تو کہتے ہیں خدایا رحم کر۔ لیکن تھوڑا ہی عرصہ بعد وہ خدا تعالیٰ کے رحم کو قطعاً فراموش کر دیتے ہیں۔ پس جہاں اس قدر

غفلت کے سامان

ہوں وہاں ضروری ہے کہ جگانے کے سامان بھی ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ انسان کو بار بار جگاتا رہتا ہے۔ کہیں مالی ابتلاء۔ کہیں عزت و آبرو کے ابتلاء۔ کہیں عزیز و اقارب کی جدائی کے ابتلاء لاتا ہے۔ قرآن کریم میں فرماتا ہے ولنذیقنھم من العذاب الادنیٰ دون العذاب الاکبر لعلھم یرجعون ۔ یعنی دنیا کی چیزیں انسانوں کو ہر لحظہ اپنی طرف کھینچ رہی ہیں اور وہ ہماری طرف متوجہ نہیں ہوتے اس لئے ہم انہیں چھیڑتے رہتے ہیں تا وہ اس خیال سے کہ کہیں عذاب اکبر

میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ ہماری طرف آجائیں اور

زندگی کا اصل مقصد

حاصل کر لیں۔ غرض ابتلاء درحقیقت انسان کے ایمان کی پختگی کا موجب ہوتے ہیں لیکن یہی ابتلاء بعض کو خدا تعالیٰ سے اور بھی دور پھینک دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک دوست کے متعلق جو بعد میں سلسلہ میں بھی داخل ہو گئے اور مخلص تھے۔ فرمایا کرتے۔ کہ میں نے اس وجہ سے ان کے ساتھ بہت عرصہ تک بولنا چھوڑ دیا کہ ان کا ایک بچہ کا فوت ہو گیا جب جنازہ پر میرے بڑے بھائی صاحب گئے تو وہ دوڑ کر ان سے چمٹ گئے۔ اور چلّا کر کہنے لگے مجھ پر خدا تعالیٰ نے بڑا ظلم کیا ہے اسی طرح ایک عورت کے متعلق جس کا لڑکا فوت ہو گیا تھا سُنا کہہ رہی تھی۔ خدایا اگر تیرا لڑکا فوت ہوتا تو تجھے معلوم ہوتا کہ کتنی تکلیف ہوتی ہے۔ یہ اس کی جہالت اور نادانی تھی۔ خدا نے ہی اسے لڑکا دیا تھا اسی نے لے لیا۔ اس کی اس میں کیا تھا۔ مگر اس نے یہ نہ سمجھا۔ اور یہ بیہودہ گوئی کرنے لگی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ بیٹے بیٹیوں سے پاک ہے لیکن پھر بھی جو اس کے سب سے زیادہ پیارے ہوتے ہیں وہ ان کو

سب سے زیادہ ابتلاء

میں ڈالتا ہے تا دنیا یہ نہ کہے کہ اپنے پیاروں کو چھوڑ دیتا ہے۔ وہ اولاد سے بے شک پاک ہے مگر وہ اپنے پیاروں سے اس قدر محبت کرتا ہے کہ کوئی ماں اپنے بچہ سے نہیں کر سکتی۔ مگر پھر بھی اس نے حضرت آدمؑ۔ حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت عیسیٰؑ۔ اور سب سے زیادہ آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے مصائب میں دیکھا کہ دنیا کا کوئی ماں باپ اپنے اکلوتے بیٹے کو تو درکنار اپنے

میں سے کسی ایک کو بھی ایسی تکالیف میں نہیں دیکھ سکتا مگر پھر بھی اس نے انہیں اس حالت میں رہنے دیا اور کہا ابھی ان کو اور پکنے دو۔ اس نے آدم علیہ السلام کو جنت سے نکلنے کی تکلیف میں دیکھا مگر یہی کہا کہ اسے بھٹی میں پڑ کر صاف ہونے دو۔ اس نے سالہا سال تک حضرت نوحؑ کو دشمنوں کے ہاتھوں اس طرح ذلت سے مسلا جاتا اور پامال ہوتا دیکھا جس طرح ذلیل سے ذلیل کیڑے کو بھی کوئی نہیں مسلتا مگر خاموش رہا۔ اور کہا اس کو ان مصائب سے گزرنے دو کہ یہ میرا

قرب اور کمال

حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا مگر اللہ تعالیٰ جو ان سے بہت محبت کرتا تھا۔ خاموش رہا۔ پھر حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسےٰؑ اور بالآخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی تکالیف پیش آئیں۔ آپ پر ایسے ایسے مصائب آئے کہ آج کوئی انسان انہیں پڑھ کر اپنے آنسو نہیں روک سکتا لیکن باوجود اس کے کہ آپ سید ولد آدم تھے۔ خاتم النبیین تھے۔ تمام نبیوں کے سردار تھے اور باوجود اس کے کہ آپ اللہ تعالےٰ کو اس قدر پیارے تھے کہ اس نے اپنی محبت کو آپ کی محبت میں مرکوز کر دیا اور فرما دیا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اور اپنی

محبت کے تمام دروازے

بند کر دیئے۔ سوائے اس کے جو محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم میں سے ہو کر آتا تھا۔ مگر آپ کو مصیبت پر مصیبت آئی۔ فاقہ پر فاقے ہوئے۔ آپ نے اپنے محبوبوں اور عزیزوں کو بھوک۔ پیاس سے اپنے سامنے تڑپتے دیکھا ۳ سال تک محصور رہے جہاں کھانے کے لئے کچھ نہیں ملتا تھا۔ اور درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کرتے تھے۔ ایک صحابی کہتے ہیں ہمیں آٹھ آٹھ دن پاخانہ نہیں آتا تھا اور جب آتا تھا تو بکری کی مینگنیوں کی طرح کا آتا۔ کیونکہ کھانے کو کچھ نہیں ملتا تھا اور ہم درختوں کے پتے کھاتے تھے۔ یہ حالت ۳ سال تک رہی۔ پھر اس کے معاً بعد

عزیز ترین وجود

آپ سے جُدا ہو گیا۔ یعنی آپ کی محبوب اور غمگسار بیوی فوت ہو گئیں۔ پھر اور تکالیف آئیں اور اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو لمبا کرتا گیا کیونکہ وہ دنیا کو دکھانا چاہتا تھا کہ اس کا سب سے زیادہ محبوب اس کے لئے سب سے زیادہ تکالیف برداشت کر رہا ہے۔

غرض خدا تعالیٰ کی سنّت ہے کہ وہ اپنی مخلوق کو جگانے کے لئے مصائب نازل کرتا رہتا ہے۔ مومنوں کے لئے ان مصائب کا نام اس نے ابتلاء رکھ دیا ہے اور منکروں کے لئے عذاب۔ مومنوں کے لئے صرف عزت کے لئے اور نام رکھ دیا۔ تا ان کے

احترام میں فرق

نہ آئے اور تا دنیا یہ نہ کہے کہ خدا اور اسکے رسولوں کو ماننے والے بھی عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں۔ وگرنہ چیز ایک ہی ہے۔ جیسے ہم کسی سے کہتے ہیں کھانا ٹھونس لو۔ کسی سے کہتے ہیں کھانا کھا لیجئے اور کسی سے کہتے ہیں تناول فرمائیے۔ بات تو ایک ہی ہے لیکن ٹھونس لو کہنا ناراضگی کے لئے۔ کھا لیجئے برابری کے لئے۔ اور تناول فرمائیے اعزاز کے لئے ہے وگرنہ بات ایک ہی ہے۔ اسی طرح مومن اور کافر دونوں کو مصائب اور مشکلات کا سامنا ہوتا ہے مگر نام دونوں کے لئے الگ الگ رکھ دئیے گئے کافر کی تکالیف کا نام عذاب اور مومن کی تکالیف کا ابتلاء رکھ دیا گیا۔ پھر مقصد بھی ایک ہی ہے خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ غافل لوگ بیدار ہوں۔ اور جو بیدار ہو چکے ہیں وہ اور ترقی کریں۔ مگر بعض ان عذابوں اور ابتلاؤں سے ترقی کرنے کی بجائے ٹھوکر کھاتے اور اپنی اپنی حالت کے مطابق اور پیچھے جا پڑتے ہیں۔ مومن تو فائدہ اٹھاتا ہے لیکن جس کے

ایمان میں خلل

ہو وہ ٹھوکر کھا جاتا ہے۔

مولانا روم نے اپنی مثنوی میں ایک روایت لکھی ہے بلحاظ روایت تو اس کی صحت کے متعلق میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن سبق حاصل کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ حضرت لقمانؑ کو بچپن میں کوئی اٹھا کر لے گیا۔ اور کسی تاجر کے پاس فروخت کر دیا۔ آپ اس تاجر کے پاس رہنے لگے۔ آپ کی لیاقت اور ذہانت کو دیکھ کر وہ تاجر آپ سے بے حد محبت کرتا اور آپ کو اپنے بچوں کی طرح رکھتا حتیٰ کہ آپ کے بغیر کوئی چیز نہ کھاتا۔ اور جب کچھ کھانے لگتا تو ان کو بھی شریک کر لیتا۔ ایک دفعہ اس کے ایک گماشتہ نے کسی دور دراز علاقہ سے اس کے لئے

بے موسم کا خربوزہ

بھیجا۔ تاجر نے اس کی ایک قاش کاٹ کر حضرت لقمانؑ کو دی۔ آپ نے اسے نہایت مزے سے کھایا۔ تاجر سمجھا بہت مزیدار ہے۔ اس لئے اس نے ایک اور قاش دی۔ وہ بھی انہوں نے اسی طرح مزے سے کھائی۔ اس پر اس کی طبیعت بھی چاہی کہ ایسا مزیدار خربوزہ خود بھی کھائے اور ایک قاش کاٹ کر اس نے اپنے منہ میں ڈالی مگر اسے معلوم ہوا کہ خربوزہ سخت کڑوا ہے۔

اس پر وہ حضرت لقمان سے ناراض ہوا کہ میں تو تمہارے مزے کی خاطر تمہیں دے رہا تھا اگر کڑوا تھا تو تو نے مجھے بتا کیوں نہ دیا۔ یا اپنے چہرہ سے اس کی کڑواہٹ کا اظہار کیوں نہ کیا۔ حضرت لقمان نے جواب دیا۔ جس ہاتھ سے میں اتنی میٹھی چیزیں کھا چکا ہوں۔ اس سے ایک کڑوی ملنے پر میں اس قدر احسان فراموش کیوں بنتا کہ منہ بنانے لگتا۔

مومن کا کام ہے کہ اگر خدا تعالےٰ کی طرف سے اسے زجر ہو تو بھی اپنے ایمان کو متزلزل نہ ہونے دے۔ کیونکہ قرآن شریف میں

منافق کی علامت

یہ بتائی گئی ہے کہ جب تک اسے ہم نعمتیں دیتے جائیں وہ خوش رہتا ہے۔ لیکن جب ہاتھ روک لیں ناراض ہو جاتا ہے۔ مگر مومن ابتلاء میں ثابت قدم رہتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک

عبرت انگیز واقعہ

ہے آپ جنگ تبوک کے لئے نکلے۔ بعض لوگ پیچھے رہ گئے۔ آپ ان پر ناراض ہوئے اور حکم دیا ان سے کوئی کلام نہ کرے اور کچھ دنوں کے بعد حکم دیا کہ ان کی بیویاں بھی ان سے علیحدہ رہیں۔ خیال کیا جا سکتا ہے کہ یہ کتنی بڑی سرزنش تھی

ایک صحابی بیان کرتے ہیں

میں متواتر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ اور آ کر السلام علیکم اور خیال کرتا آپ بولیں گے تو نہیں۔ مگر شائد منہ میں جواب دیں۔ اس لئے آپ کے ہونٹوں کی طرف دیکھتا۔ لیکن جب کوئی حرکت نہ ہوتی تو اٹھ کر چلا جاتا اور دوبارہ آ کر السلام علیکم کہتا اور پھر ہونٹوں کی طرف دیکھتا۔ جب ہونٹوں میں حرکت نظر نہ آتی۔ تو پھر باہر چلا جاتا۔ اور پھر آتا۔ اسی طرح آتا جاتا رہتا۔ ایک دفعہ میں اپنے بھائی کے ساتھ ہو لیا۔ جس سے مجھے اتنی محبت تھی کہ ہمیشہ اکٹھا کھانا کھاتے تھے۔ اس سے میں باتیں کرتا گیا۔ مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے تنگ آ کر کہا تو تو اچھی طرح جانتا ہے میں منافق نہیں ہوں

محض غفلت کی وجہ سے

پیچھے رہ گیا۔ اس نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے اس پر میں نے خیال کیا کہ اس سے زیادہ اور کیا ہو گا۔ کہ اتنا عزیز بھائی بھی میری تصدیق نہیں کرتا۔ میں دل برداشتہ ہو کر بازار کی طرف چلا گیا۔ راستہ میں مجھے بعض لوگوں نے بتایا کہ ایک اجنبی تمہیں پوچھتا پھرتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد ایک شخص نے پوچھا کیا تم مالک ہو۔ وہ شخص

غسان کے فرمانروا کا ایلچی

تھا جو سرحد پر سلطنت روما کے ماتحت ایک

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

وضو کی فضیلت

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان امتی یاتون یوم القیامۃ غرًّا محجلین من اثر الوضوء فمن استطاع منکم ان یطیل غرتہ فلیفعل (بخاری ومسلم)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے لوگ قیامت کے دن ایسے رنگ میں حاضر ہوں گے کہ کثرت وضو کے کرنے سے ان کے ہاتھ اور پاؤں روشن و سفید ہوں گے۔ پس جو شخص تم میں سے یہ استطاعت رکھتا ہو اس کو یہ طریق ضرور اختیار کرنا چاہیئے۔

تشریح۔ فریضہ نماز کی ادائیگی کے لئے وضو بنیادی شرط ہے اور حقیقی نماز کے نتائج دور رس ہیں اور مثمر ہوا کرتے ہیں اور معاشرہ میں خوشگوار حالات پیدا ہو سکتے ہیں۔ ہاتھ اور پاؤں کی سفیدی سے مراد یہ ہے کہ مسلمانوں کی ہر حرکت میں روحانیت اور نورانیت ہونی چاہیئے۔ کیونکہ نماز انسان کی ہر حرکت میں رضا ربانی کا سبب بنتی ہے۔ اس حدیث میں جہاں وضو کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ وہاں نماز کے عملی اور روحانی فوائد کا ذکر کیا گیا ہے ؛

کیسائی ریاست تھی اس نے مجھے ایک خط دیا۔ جس میں لکھا تھا ہمیں معلوم ہے تم کتنے معزز آدمی ہو۔ اور تمہیں قوم میں کس قدر رسوخ اور تصرف حاصل ہے۔ مگر خبر ملی ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے تم سے ایسا برا سلوک کیا ہے۔ جو ذلیل لوگوں سے بھی نہیں کیا جاتا۔ اس کا ہمیں بہت افسوس ہے۔ اگر تم ہمارے پاس آجاؤ تو ہم تمہارا مناسب اعزاز کریں گے۔ میں نے یہ خط پڑھ کر دل میں کہا۔ یہ

شیطان کا آخری حملہ

ہے۔ خط لانے والے سے میں نے کہا آؤ اس کا جواب دوں۔ میں اسے ساتھ لے کر چلا۔ آگے ایک تنور جل رہا تھا۔ میں نے خط اس میں پھینک کر کہا۔ اپنے آقا سے جا کر کہہ دو۔ کہ اس کے خط کا یہ جواب ہے یہ کہہ کر میں گھر آگیا۔ چونکہ کوئی بات تو کرتا نہیں۔ اس لئے اب گھر میں ہی رہنے لگا۔ آخر ایک دن صبح کی نماز کا وقت تھا۔ کہ میں نے سنا ایک شخص دور پہاڑی سے آواز دے رہا تھا۔ مالک مبارک ہو خدا اور اس کے رسول نے تمہیں معاف کر دیا۔ مالک مالدار آدمی تھے۔ اور جنگ سے بھی وہ اسی لئے رہ گئے تھے کہ انہوں نے سمجھا میرے پاس سواری ہے۔ جب چلونگا لشکر میں جا کر شامل ہو جاؤں گا۔ مگر وہ اسی خیال میں رہ گئے۔ انہوں نے کہا میں چونکہ مال و دولت کی وجہ سے جہاد سے محروم رہا ہوں۔ اس لئے اپنی ساری جائداد

خدا تعالےٰ کی راہ میں

دیتا ہوں اور اپنی وفاداری کا اس عہد کو نباہا۔ کہ جس شخص نے رب سے پہلے آپ کو مبارک باد دی۔ اسے بھی اپنے ایک دوست سے قرض لے کر تحفہ دیا۔ اپنے آل

سے کچھ نہ دیا۔ کیونکہ وہ ان کے نزدیک ان کا نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کا ہو چکا تھا۔ تو مومن

ابتلا میں ترقی

کرتا ہے۔ لیکن منافق اور بھی گر جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو ابتلا آتے ہیں۔ وہ اس لئے آتے ہیں کہ لعلھم یرجعون جب کافر پر عذاب بھیجنے سے بھی خدا تعالےٰ کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ اس کی طرف لوٹے تو مومن پر ابتلا اسے اپنے سے دور کرنے کے لئے کس طرح ہو سکتا ہے۔ جو شخص دشمن کو بھی اس کے فائدہ کے لئے سزا دیتا ہے۔ وہ دوست کو

نقصان کے لئے

تکلیف کس طرح دے سکتا ہے۔ لیکن بعض نادان اپنے نفع و نقصان اور مفید و مضر میں امتیاز نہ کر سکنے کی وجہ سے ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو عذاب ہوتا ہے اس کی غرض یہی ہوتی ہے کہ دل کو صاف کرے۔ اگر انسان اس سے سبق حاصل کرے۔ تو وہی اس کے لئے

برکت کا موجب

ہو جاتا ہے۔ اور اگر دور جا پڑے تو اللہ غنی ہے اسے کسی کی پرواہ نہیں۔ اس لئے تم پر بھی جب کوئی مصیبت آئے۔ تو اگر اپنے آپ کو منافق سمجھتے ہو۔ جب بھی یہی خیال کرو کہ اس کی غرض لعلھم یرجعون ہے۔ اور اگر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا دوست سمجھتے ہو تو یہ خیال کرو کہ جب کوئی ذلیل انسان بھی اپنے دوست کو نقصان نہیں پہنچاتا تو خدا تعالےٰ اپنے دوست کو کس طرح ضائع کر سکتا ہے۔ یقین رکھو کہ وہ ابتلا بھی تمہارے اعزاز کے لئے ہے تباہی کیلئے نہیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت

کے لئے

کن الفاظ میں دُعا کی جائے

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بعض دوست پوچھتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور شفایابی کے لئے کن الفاظ میں دعا کی جائے سو ایسے دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارا خدا ہر زبان کو جانتا اور سمجھتا ہے بلکہ بے زبانوں کی زبان تک سے واقف ہے اس سے نہ کوئی زبان سے نکلا ہوا لفظ مخفی ہے اور نہ کوئی دل کی گہرائیوں میں چھپی ہوئی خواہش اس سے پوشیدہ ہے پس ہر انسان اپنے قلبی جذبات اور لسانی تلفظات کے مطابق جن الفاظ یا جن اشارات سے بھی دعا کرنے میں سہولت اور حضور قلب پاتا ہے اسی کے مطابق دعا کرے خدا اس کی سنے گا اور اس کے اخلاص اور اپنی سنت کے مطابق اس سے معاملہ کرے گا اسی لئے قرآن نے دعا کے تعلق میں تضرعاً و خفیۃ کے الفاظ استعمال کئے ہیں جس سے یہ مراد ہے کہ خدا ایسی دعا کو بھی سنتا ہے جو پھوٹ پھوٹ کر زبان سے نکلتی ہے اور ایسی دعا پر بھی کان دھرتا ہے جو دل کی گہرائیوں کے اندر ابلتی رہتی ہے اور زبان پر نہیں آسکتی۔

مگر بہر حال عام حالات میں مسنون دعائیں اور خصوصاً وہ دعائیں جو خدا تعالےٰ نے سکھائی ہیں اپنے اندر زیادہ برکت اور قبولیت کا زیادہ درجہ رکھتی ہیں میں ان دعاؤں میں سے اس جگہ دوستوں کی تحریک کے لئے صرف دو دعائیں درج کرتا ہوں ان میں سے ایک دعا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ ہے اور دوسری دعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام میں بیان ہوئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ دعا یہ ہے جس کا ذکر حدیث شریف میں آتا ہے۔

اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ
وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا
شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً
لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا۔

یعنی "اے انسانوں کے خالق و مالک خدا تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی بیماری اور تکلیف کو دور فرما کیونکہ تمام شفا تیرے ہاتھ میں ہے اور حقیقتاً تیری شفا ہی اصل شفا ہے پس تو حضرت امیر المومنین کو ایسی شفا عطا کر جس کے بعد بیماری کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہے"

دوسری دعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام میں بیان ہوئی ہے اور اس طرح گویا وہ خود خدا کی سکھائی ہوئی دعا ہے یہ دعا ان الفاظ میں ہے:۔

بسم اللہ الکافی
بسم اللہ الشافی
بسم اللہ الغفور الرحیم
بسم اللہ البر الکریم
یا حفیظ یا عزیز یا رفیق یا ولی اشفہ
(عبدک امیر المومنین)

یعنی میں اس خدا کا نام پکارتا ہوں جسے تمام طاقتیں حاصل ہیں اور وہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے اور میں اس خدا کو پکارتا ہوں جو تمام شفاؤں کا مالک ہے اور ہر بیماری کو دور کر سکتا ہے پھر میں اس خدا کا نام پکارتا ہوں جو انسانی تکلیفوں اور دکھوں پر اپنی بخشش کا پردہ ڈالنے والا اور مجسم رحمت ہے اور میں اس خدا کو پکارتا ہوں جو سب سے بڑھ کر مہربان اور سب سے بڑھ کر شفیق ہے۔ اے ہماری حفاظت کرنے والے خدا اور اے زمین و آسمان کے غالب آقا اور اے وہ جو اپنی مخلوقات کو خود اپنی خیر سمجھتا اور ان کا ساتھی ہے اور اے وہ جو سب کا دوست اور نگران ہے تو اپنے بندے امیر المومنین کو اپنے فضل سے شفا دے"

یہ دو دعائیں انشاء اللہ بہت بابرکت اور موثر ہوں گی مگر دعاؤں کے تعلق میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریق تھا ہر دعا سے پہلے

سورۃ فاتحہ اور درود شریف

کا پڑھنا بہت مبارک اور بہت موثر ہے پس دعا کے وقت اصل دعا سے قبل سورۃ فاتحہ اور درود ضرور پڑھنا چاہیئے بشرطیکہ اس کا موقعہ ہو۔ ورنہ وقت کی تنگی کی صورت میں تو خدا کے فرشتے مومنوں کے ایک لفظ بلکہ دردمند دل کی خواہش تک کو شوق کے ساتھ اچکتے اور فوراً آسمان پر اٹھا کر لے جاتے ہیں جیسا کہ

مچھلی کے پیٹ میں

سے حضرت یونسؑ کی مضطربانہ دعا ایک آن واحد میں آسمان تک جا پہنچی۔ ولا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا وھو الغفور الودود

والسلام

خاکسار

مرزا بشیر احمد

۹ جون ۱۹۵۹ء

علم و عرفان کا خزانہ

اپنے اور بیگانے اس حقیقت کے معترف ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے پاکیزہ خطبات علم و عرفان کا بیش بہا خزانہ ہیں۔ ان کے مطالعہ سے لوگوں کا دین بھی سنور سکتا ہے اور دنیا بھی سدھر سکتی ہے۔

آپ روزنامہ الفضل کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان روح پرور خطبات سے گھر بیٹھے ہی مستفید ہو سکتے ہیں۔ اس لئے روزنامہ الفضل یا خطبہ نمبر اپنے نام جاری کرا لیجئے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

علامات ظہور مہدی کے سلسلے میں بزرگان سلف کی ایک روایت

از محمد اسد اللہ صاحب قریشی الکاشمیری (مربی سلسلہ) حال ربوہ

بچہ کی بیعت اور جنگوں کا آغاز

بعض روایات میں جو علامات ظہور مہدی علیہ السلام کے سلسلے میں بزرگان سلف کی کتب میں آئی ہیں۔ وارد ہے کہ ایک بچہ کی بیعت ہوگی تو طاقتور ممالک کی جنگیں شروع ہو جائیں گی۔ یہ روایت شیعوں کی معتبر کتاب بحار الانوار ج ۱۳ میں درج ہے۔ کتاب بحار الانوار چھبیس ۲۶ جلدوں میں لکھی گئی ہے اور ایران میں طبع ہوئی ہے۔

اس کتاب میں "باب علامات ظہور مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام" میں ابی الجارود کی روایت ہے کہ انہوں نے کہا

سمعت اباجعفر یقول

اذا ظهرت بيعة الصبي

قام كل ذي صيصية

بصيصيته (بحار الانوار ج ۱۳ ص ۱۶۵)

یعنی ابی الجارود سے روایت ہے۔ کہ اُس نے کہا کہ میں نے اباجعفر رضی اللہ عنہ سے سُنا فرماتے تھے جب بچہ کی بیعت ظہور میں آئے گی تو طاقتور اپنی طاقتوں کے ساتھ کھڑا ہوگا۔ (یعنی بڑی طاقتوں کی جنگیں شروع ہوں گی) اس روایت میں عربی کا لفظ "صیصیۃ" استعمال ہوا ہے مصنف بحار الانوار نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "صیصیۃ" مُرغ کے پنج مارنے کو کہتے ہیں اور بیل اور آہو کے سینگوں کو بھی کہتے ہیں اور قلعہ کو بھی کہتے ہیں۔

ای اظهر كل قوة قوته

یعنی مطلب یہ ہے کہ ہر طاقتور اپنی قوت و طاقت ظاہر کرے گا۔ (حوالہ ایضاً)

اس روایت کی رُو سے امام مہدی کے زمانہ کی ایک علامت یہ بتائی گئی ہے کہ جب "الصبی" کی بیعت ظاہر ہوگی تو بڑی طاقتوں کی جنگیں شروع ہوں گی۔

مگر سوال یہ ہے کہ "الصبی" کی بیعت ظاہر ہونے سے کیا مراد ہے؟ ظاہر ہے کہ اس سے کسی نابالغ بچہ کی بیعت تو مراد نہیں ہو سکتی کیونکہ نابالغ بچہ کی بیعت جائز ہی نہیں اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ بچہ کی بیعت ظاہر ہونے سے کسی ایسے خاص نوخیز عمر والے شخص کی بیعت مراد ہے۔ جس کا تعلق امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ سے ہے۔ جب ہم مہدی معہود اور مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق یہ مشہور حدیث پڑھتے ہیں کہ

يتزوج ويولد له

(کتب حدیث)

یعنی مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی۔

تو اس سے اس مطلب کی مزید تائید ہوتی ہے جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ ان دونوں حدیثوں کو ملا کر پڑھنے سے واضح ہوتا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا ایک خاص بیٹا ہوگا جس کی بیعت ہوگی اور اس کی بیعت اس وقت ہوگی جب بڑی طاقتوں کی جنگوں کا آغاز ہوگا۔ پس "الصبی" سے مراد مہدیؑ کا وہ خاص بیٹا معلوم ہوتا ہے جس نے آپ کے بعد آپ کا جانشین ہونا تھا۔

امام مہدی کے بعد اس بیٹے کی خلافت قائم ہوگی

اس مطلب کی مزید تائید بحار الانوار کی ایک اور روایت سے بھی ہوتی ہے۔ جس میں "خلفاء امام مہدی" کے باب میں مہدی کے خلفاء کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

ليس بعد دولة القائم

لاحد دولة الاماجاءت به

الرواية من قيام ولده

انشاء الله ذالك۔

(بحار الانوار ج ۱۳ ص ۲۳۶)

یعنی قائم (مہدی) کے بعد ان کے ایک خاص بیٹے کی خلافت کے قیام کی روایت آئی ہے۔

گو صاحب بحار الانوار نے اس جگہ اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد اشارہ کیا ہے۔ کہ یہ روایت قطعی نہیں مگر یتزوج ویولد لہٗ والی حدیث اور دیگر احادیث سے اس روایت کی ثقاہت واضح ہو جاتی ہے جو مسلمانوں کے ہاں مسلم ہیں۔ ان تینوں روایات کو ملا کر پڑھنے سے درج ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

۱۔ ایک خاص بچہ کی بیعت ہوگی۔

۲۔ اس وقت بڑی طاقتوں کی جنگوں کا آغاز ہوگا۔

۳۔ مہدی و مسیح موعود کا ایک خاص بیٹا ہوگا۔

۴۔ مہدیؑ کے بعد اس بیٹے کی خلافت قائم ہوگی۔

"بچہ" کہنے میں حکمت

رہا یہ کہ اگر یہ بیان تسلیم کر لیا جائے تو مہدیؑ کے بیٹے کو "الصبی" کیوں کہا گیا ہے تو واضح ہو کہ اس میں خاص مصلحت معلوم ہوتی ہے وہ یہ کہ بہت ممکن ہے کہ اس سے اس بات کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہو کہ جب اس کی نوعمری یا نوجوانی کی حالت میں بیعت ہوگی تو بعض لوگ کہیں گے کہ یہ تو "بچہ" ہے اس کی بیعت کیسے ہوگی اور اس طرف بھی اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ جب اس کے کمالات ظاہر ہوں گے تو کہا جائے گا کہ دیکھو جسے لوگ "بچہ" کہتے تھے اس سے کیسے کمالات ظاہر ہوئے۔

کشف میں بچہ کی بیعت دیکھنا خود اس بچہ کے کمال کی تعبیر ظاہر کرتا ہے

اس جگہ ایک اور نکتہ کی طرف اشارہ کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ابوجعفر رضی اللہ عنہ کی مندرجہ بالا روایت پیشگوئی ہے اور پیشگوئیاں عموماً کشف یا رؤیا سے تعلق رکھتی ہیں جو تعبیر طلب ہوتی ہیں۔ پس ابوجعفر رضی اللہ عنہ کو کشف میں جو دکھایا گیا کہ "بچہ" کی بیعت ہو رہی ہے اور یہ بھی دکھایا گیا کہ اس زمانہ میں بڑی طاقتوں کی جنگیں شروع ہیں تو اس سے خود بخود واضح ہو جاتا ہے کہ یہاں ایک خاص بیٹے کی بیعت کی طرف اشارہ ہے جس سے بڑے بڑے کمالات ظاہر ہونگے کیونکہ خواب میں ایک بچہ کی بیعت ہوتے دیکھنا ظاہر کرتا ہے کہ وہ خاص حیثیت کا مالک ہوگا۔

امام مہدی کا بیٹا اس کے بعد اُس کا یادگار ہوگا

اسی نوع کی پیشگوئی حضرت شاہ نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ نے کی تھی جس میں آپ نے فرمایا ؎

دور اُو چوں شود بکام تمام

پسرش یادگار مے بینم

یعنی جب اُس کا دور (مہدی کا دور) کامیابی سے پورا ہوگا تو اس کا بیٹا اس کے بعد اُس کا یادگار ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی نوعمری میں بیعت اور جنگوں کا آغاز

اب ہم بتاتے ہیں کہ یہ روایات حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وجود میں کیسے پوری ہو چکی ہیں؟

۱۔ جب آپ کی بیعت ہوئی تو آپ اس وقت ۲۴/۲۵ برس کی عمر کے نوجوان تھے جو نوعمری اور نوخیزی کی عمر ہوتی ہے۔

آپ کی پیدائش ۱۸۸۹ء میں ہوئی تھی اور آپ کے ہاتھ پر بیعت ۱۹۱۴ء میں ہوئی جبکہ آپ مسیح و مہدی کے بعد آپ کے دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے ۱۹۱۴ء وہی زمانہ ہے جب عالمگیر جنگ کا آغاز ہو چکا تھا جو ۱۹۱۴ء کی عالمگیر جنگ کے نام سے مشہور ہے۔

اس کے بعد ۱۹۳۹ء کی ایک اور جنگ یورپین قوموں کی مشہور ہے اور تیسری عالمگیر جنگ سر پر کھڑی ہے جس کی دنیا منتظر ہے۔

۲۔ آپ امام مہدی کے خاص بیٹے ہیں یہ خصوصیت اس سے بھی ظاہر ہے کہ خود امام مہدی علیہ السلام نے بھی اپنے ایک خاص بیٹے کی بشارت پائی تھی۔ جس کی بناء پر اس کے متعلق آپ نے یہ پیشگوئی آپ کی پیدائش سے بھی پہلے شائع کر دی تھی۔

۳۔ جب ۱۹۱۴ء میں نوجوانی کی عمر میں جماعت نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی تو جماعت ہی سے اس وقت بعض لوگوں نے جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے یہ کہکر اس کی بیعت نہ کی کہ

"یہ تو کل کا بچہ ہے ہم کیسے اسکی بیعت کریں گے"۔

چنانچہ انہوں نے آپ کی بیعت نہ کی اور لاہور میں الگ جماعت بنائی مگر جماعت کی اکثریت نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

ان تصریحات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو پیشگوئی اپنے ایک خاص بیٹے کی بابت کی تھی جس میں اسکی بہت سی علامات بیان فرمائی تھیں اسکا ذکر احادیث میں بھی آتا ہے اور ان سب کے مصداق موجودہ خلیفۃ المسیح الثانی ہیں اور مندرجہ بالا روایات میں جو علامات آئی ہیں وہ آپ کے وجود میں پوری ہو چکی ہیں۔ جیسا ہم اوپر دکھا چکے ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

اولاد کی تربیت

اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کیلئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔ آپ "الفضل" ایسے دینی اخبار کے خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب کی کتاب "ایمان کی باتیں" (ایک روپیہ ۱/-) اور جناب شیخ عبدالقادر صاحب کی تصنیف "حیات نور" دس (۱۰/-روپیہ) بھی مکتبہ الفرقان ربوہ سے طلب فرمائیں۔

مینیجر مکتبہ الفرقان ربوہ

جماعتِ احمدیہ کراچی کا جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی تقریر

جماعت احمدیہ کراچی کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ صلعم مورخہ ۲۰ رجون بمقام مسجد احمدیہ مارٹن روڈ کراچی منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جو حافظ محمد نیفی صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن حکیم کے بعد چوہدری ظفر اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ترنم سے سنایا۔ بعدہٗ سب سے پہلی تقریر مولوی عبد المجید صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلو بیان کئے۔ خصوصاً رسول کریم کا عشقِ الٰہی اور توکل اللہ، خدا تعالیٰ کی خاطر ہر قسم کی قربانی اور ایثار کا جذبہ۔

مکرم مولوی صاحب موصوف کے بعد مولوی نسیم سیفی صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی جس میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا ذکر ہے بیان کرتے ہوئے تفصیلاً بتایا کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعودؑ کے خدام کے ذریعے دنیا کے کونے کونے میں اسلام اور قرآن کی اشاعت ہو رہی ہے۔ اور خدا کے فضل سے اس علاقے میں عیسائیت دم توڑ رہی ہے۔

مکرم سیفی صاحب کی تقریر کے بعد نسیم احمد خالد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا نعتیہ کلام پیش کیا۔

بعدہٗ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ جو دس روزہ دورہ پر کراچی تشریف لائے ہوئے ہیں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ، شفقت علی خلق اللہ غلاموں سے سلوک اور دیگر صفات نہایت ہی موثر انداز میں پیش فرمائیں اور اس بات کی خاص طور پر تلقین کی کہ اس وقت خدا تعالےٰ کا قرب اور اس کی نصرت کو حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک ہمارے اعمال اور ہمارا کردار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق نہ ہو۔ اس وقت دنیا کو نمونہ کی ضرورت ہے اور ہر اس شخص کو جس کو آنحضرت صلعم سے محبت کا دعویٰ ہے۔ فرض ہے کہ آنحضرت کے اخلاق اور آپ کی صفات کو مدنظر رکھے اور ان اخلاق کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ صاحبزادہ صاحب نے تقریباً ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ جلسہ میں حاضری خدا کے فضل سے غیر معمولی تھی۔ احمدی احباب کے علاوہ تقریباً ۱۵۰ غیر از جماعت دوست بھی شریک ہوئے۔

(خاکسار صغیر احمد سکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ کراچی)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

بنگلے، پلاٹ، دکانیں زرعی زمین، کارخانے ملیں ہر قسم کی خرید و فروخت کیلئے
قریشی پراپرٹی ڈیلر۔ لاہور کو یاد رکھیں فون نمبر ۶۹۳۰

الیکشن کمیشن پاکستان

انتخابی یونٹ کی ابتدائی فہرستیں شائع ہوگئی ہیں، اعتراضات اور مشورے پیش کرنے کی آخری تاریخ ۶ر جولائی ۱۹۶۴ء ہے
تفصیلات کے لئے اپنے حلقہ کے ڈی لمیٹیشن افسر سے رجوع کیجئے

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

حضور فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو فوری طور پر بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں۔ جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے مَیں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بینکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔ ....

پھر بعض دفعہ لوگ بچوں کی تعلیم کے لئے روپیہ جمع کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح بعض لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیوں کیلئے روپیہ جمع کرتے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں کے لڑکے اور لڑکیاں ابھی جوان نہ ہوئے ہوں اور ان کو دو چار سال بعد اس روپیہ کی ضرورت پیش آنیوالی ہو۔ ایسے لوگوں کو بھی چاہیئے کہ وہ یہ روپیہ جماعت کے خزانہ میں جمع کرائیں"

مَیں اُمید کرتا ہوں کہ احباب سے جس قدر جلد ممکن ہو سکا حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں گے۔

(افسر خزانہ، صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

تریاق چشم رجسٹرڈ کی اعجازی تاثیر:۔

مَیں خود بھی حیران ہوں اور نہ ہی موجد کا دعویٰ ہے مگر لوگ کہتے ہیں آپ کا سرمہ تریاق چشم بیس سالہ ککرے تین چار دن میں ختم کر دیتا ہے۔ چوہدری نصیر احمد صاحب گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ پھر ڈاکٹر اور حکیم بھی بار بار اپنے دواخانہ میں مریضان چشم کے لئے منگواتے ہیں۔ ڈاکٹر حبیب اللہ خان آف ملتان فرماتے ہیں ۵ تولہ تریاق چشم بذریعہ وی۔ پی ارسال فرمائیں پھر حکیم طہٰسم صاحب الہندی ٹوپی ضلع مردان تحریر فرماتے ہیں۔ ۱۲ شیشیاں تریاق چشم بذریعہ وی۔ پی ارسال فرما دیں۔ اب آپ خود ہی غور فرمائیں کہ اس سے بڑھکر مریضان چشم کے لئے اور کیا یقینی شہادت ہو سکتی ہے تریاق چشم ایک نباتاتی مرکب ہے جو ککروں کو زائل کرتا ہے سُرخی کو اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا ہے۔ زخم خارش دھند گیہ۔ تر کی روشنی میں آنکھ نہ کھلنا اور مطالعہ سے محروم رہنا سب کیلئے بیحد مفید ہے چالیس سال کے دوران میں اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمینر صاحب اور دیگر نامور ڈاکٹروں سے اور اعلیٰ تعلیمیافتہ طبقہ سے امتیازی سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے۔ خدمت خلق کے پیش نظر قیمت وہی ہے جو چالیس سال پہلے مقرر کی تھی۔ قیمت پانچ روپیہ فی تولہ۔

نوٹ:۔ اب کوئی صاحب سابقہ پتہ گڑھی شاہدولہ ضلع گجرات پر آرڈر نہ بھیجیں۔

المشتہر:۔ مرزا محمد شریف بیگ منیجر تریاق چشم حویلی منصف نزد سول ہسپتال چنیوٹ ضلع جھنگ

ہمیشہ پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی پر سفر کریں

اوقات

سرگودھا تا گوجرانوالہ		گوجرانوالہ تا سرگودھا	
پہلا ٹائم	۴ بجے صبح	پہلا ٹائم	۸½ بجے صبح
دوسرا ٹائم	۸½ بجے ″	دوسرا ٹائم	۱½ بعد دوپہر
تیسرا ٹائم	۱½ بجے بعد دوپہر	تیسرا ٹائم	۶ بجے شام

(اڈہ انچارج گوجرانوالہ)

مذہبی کتب
اُردو عربی اور انگریزی زبانوں میں خریدنے کیلئے ہمیشہ ہمیں یاد رکھیں
اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹیڈ گولبازار ربوہ

روزنامہ الفضل
میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ہمدردِ نسواں اٹھرا کی گولیاں دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس روپے ۱۹/-

ہر شخص کے لئے سنہری موقع

ہر سہ ماہی پر، ہر سلسلے میں
مبلغ ۵۰,۰۰۰ روپے
کے ۲۰۱ نقد انعامات

ایک انعام — دس ہزار روپے
۵۰ انعامات — پانچسو روپے فی انعام
۱۵۰ انعامات — سو روپے فی انعام

دس روپے والے بونڈ کے علاوہ اب پانچ روپے کے نئے انعامی بونڈ بھی جاری کر دیئے گئے ہیں۔ ان کی قیمت کم ہے لیکن ان پر انعامات زیادہ ہیں۔ ۱۰ لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلہ پر ۲۰۱ انعام۔ آج ہی پانچ روپے والے انعامی بونڈ خرید یئے ہو سکتا ہے کہ آپ کو پہلی ہی قرعہ اندازی میں انعام حاصل ہو جائے۔

آج ہی پانچ روپے والے بونڈ کے پہلے سلسلے میں زیادہ سے زیادہ بونڈ خرید لیجئے۔ دیکھئے بہت جلد فروخت ہو جائیں گے۔ نئے بونڈ تمام منظور شدہ بنکوں، ہیڈ اور سب پوسٹ آفسوں سے دستیاب ہیں۔
پانچ روپے والے بونڈ بھی دس روپے والے بونڈ کی طرح جب آپ چاہیں بھنا سکتے ہیں۔
واپس کئے ہوئے بونڈ دوبارہ فروخت کر دیئے جاتے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو انعام حاصل کرنے کا موقع مل سکے۔
پہلی قرعہ اندازی کی تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۶۴ء
اور اس کے لئے بونڈ خریدنے کی آخری تاریخ ۱۳ اگست ۱۹۶۴ء

آج سے
فروخت ہو رہے ہیں

شائع کردہ وزارت مالیات حکومت پاکستان

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (منیجر)

ضروری تصحیح:-

راولپنڈی کے احباب

کے نام سے مورخہ ۳۰ جون کے الفضل صفحہ ۳ پر ایک اعلان شائع ہوا ہے اس میں سہو کتابت کے باعث ایجنٹ کا نام قریشی شریف احمد صاحب کی بجائے محمود احمد صاحب شائع ہو گیا ہے موجودہ ایجنٹ اخبار الفضل راولپنڈی قریشی شریف احمد صاحب ہیں احباب ان سے اخبار الفضل کا تازہ پرچہ حاصل فرمائیں۔

(منیجر الفضل)

درخواست دعا

مکرم چوہدری جلال الدین صاحب افسر مال راولپنڈی نے ایک مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔
احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں دینی اور دنیوی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین

(منیجر)

قرآن مجید

عکسی قرآن، حمائلیں، باترجمہ اور بلا ترجمہ
چھوٹی تقطیع سے لیکر بڑی تقطیع تک
تفسیریں، اوراد وغیرہ۔ اور ہر قسم کی اسلامی کتابیں
مکمل فہرست مفت منگوائیے
تاج کمپنی لمیٹڈ، پوسٹ بکس نمبر ۵۳۰ کراچی

دانتی ٹیتھنگ جیلی

ننھے بچوں کے دانت نکالنے کا زمانہ بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ یہ دوا مسوڑھوں پر لگانے سے بچے دانت آسانی سے نکال لیتے ہیں۔
قیمت دو روپے پچاس پیسے
المنار دواخانہ ربوہ

بحق حقوق محفوظ

آپ کے بھلے کی بات

اگر آپ خدانخواستہ کسی مرض میں مبتلا ہوں اور علاج کراتے کراتے تھک گئے ہوں تو آج ہی اپنے حالات لکھ کر ہم سے مفت مشورہ اور دوائیں منگوا لیجئے اس طرح آپ کو گھر بیٹھے سستا اور مفید علاج میسر آجائے گا۔
حکیم مخدوم الطاف احمد۔ اکمل الطب والجراحت
دواخانہ فضل۔ میانی (ضلع سرگودھا)

کرشمۂ حکمت خارش کا مجرب علاج دوائی اکسیر و صدر بالچر اور گنج کا شافی علاج دواخانہ حکیم عبدالعزیز چک جھٹھہ ڈاکخانہ کھرل ضلع گوجرانوالہ

اپنے سیرت و کردار کو ایسا بناؤ کہ دنیا کی قیادت کا فرض ادا کر سکو

وہ وقت آئیگا کہ تمام بنی نوع انسان کی قیادت تمہیں سونپی جائے گی

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلبہ سے مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کا خطاب

ربوہ ــــــ مورخہ ۲۸ جون ۱۹۶۲ء کو صبح ۸ بجے مکرم جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے احمدی طلباء سے خطاب کرتے ہوئے انہیں نصیحت فرمائی کہ وہ اپنے آپ کو نوعمر بچے خیال کرتے ہوئے یہ نہ سمجھیں کہ وہ دنیا میں کوئی اہم کام نہیں کر سکتے آپ نے فرمایا بے شک تم ابھی بچے ہو لیکن یہ کبھی نہ بھولو کہ تم احمدی بچے ہو آگے چل کر روئے زمین پر بسنے والے تمام بنی نوع انسان کالے اور گورے زرد اور گندم گوں سب کی رہنمائی اور قیادت تمہیں سونپی جانے والی ہے اس میں شک نہیں کہ آج دنیا پر امریکہ اور روس کی حکومت ہے اور وہ اقوام عالم کے لیڈر مانے جاتے ہیں لیکن وہ خدا جس نے ساری دنیا پر اسلام کو غالب کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم فرمایا ہے ان کی برتری اور لیڈری کو ختم کر کے تمہیں دنیا کی تمام قوموں کا لیڈر بنانے کا فیصلہ کر چکا ہے جب اسلام ساری دنیا میں تمہارے ذریعہ پھیلنا مقدر ہے تو یاد رکھو مستقبل میں دنیا کے لیڈر بھی تم ہی ہو گے پس اپنے آپ کو حقیر اور ناکارہ نہ سمجھو بلکہ اپنی ہمتوں اور ارادوں کو بلند رکھو اور اپنے سیرت و کردار کو ایسا بناؤ کہ دنیا کی قیادت کا فریضہ ادا کر سکو۔

آپ نے انہیں یاد دلاتے ہوئے فرمایا تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لگائے ہوئے باغ کی زہری ہوا ہی سے اپنے اندر ایسی صلاحیتیں پیدا کرو کہ بستان احمد کے پھل دار درخت بن سکو تا دنیا تمہارے عافیت بخش سائے اور شیریں اور لذیذ پھلوں سے فیضیاب ہو سکے اس مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے آپ نے انہیں سچا ایمان حاصل کرنے، اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حقیقی عشق پیدا کرنے، دین کو ہر حال دنیا پر مقدم رکھنے اور استادوں کا ماں باپ کی طرح ادب و احترام کرنے اور ان کا ہر حکم بجا لانے کی پر زور تلقین فرمائی۔

یہ تقریب صبح ۸ بجے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بشیر ہال میں مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں سکول کے طلباء اور ممبران سٹاف شریک ہوئے تلاوت قرآن مجید کے بعد پہلے مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب نے مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کا جو سکول کے اولڈ بوائے بھی ہیں تعارف کرایا جس کے بعد مکرم شیخ صاحب موصوف نے طلبہ کو اپنے نصیحت آموز خطاب سے نوازا۔ جس کے اختتام پر مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب نے دعا کرائی اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

حضرت میاں غلام قادر صاحبؓ کی تدفین

(بقیہ صفحہ اوّل)

کارکنان اور دیگر احباب کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ ازاں بعد جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر نعش کو بہشتی مقبرہ کے صحابہ کرام کے قطعہ خاص میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ نے دعا کرائی۔

حضرت میاں غلام قادر صاحب مرحومؓ بہت مخلص عبادت گزار اور دعا گو بزرگ تھے ایک لمبا عرصہ تک آپ کو قادیان کے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خدمات سرانجام دینے کی سعادت میسر آئی۔ آپ کے فرزندوں میں سے سابق مبلغ سنگاپور محترم مولانا غلام حسین صاحب ایاز مرحوم اور مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ حیدرآباد اپنی خدمات کی وجہ سے خاص طور پر ممتاز ہیں۔ مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ کو اتفاق سے ایک کام کے سلسلہ میں ربوہ آنا پڑا چنانچہ وہ اپنے والد محترم کی وفات سے چند گھنٹے قبل غیر متوقع طور پر ربوہ پہنچ گئے۔ اس طرح انہیں نماز جنازہ اور تدفین میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ حضرت میاں غلام قادر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلےٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔

آمین

ولادت

مورخہ ۲۷ جون کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے مکرم مولوی عبد الباسط صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ملتان کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم میاں عبد الرحیم صاحب دیانت درویش قادیان کا پوتا اور مکرم چوہدری چراغ الدین صاحب آف سانگلہ ہل کا نواسہ ہے۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی اور صالح زندگی عطا فرمائے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

درخواستِ دعا

میری ہمشیرہ اہلیہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب مرحوم آف عدن کی ٹانگ میں رسولی ہے جس کا اپریشن آج مورخہ ۳۰/۶/۶۲ کو عدن میں ہو رہا ہے۔

تمام احباب جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ خداوند کریم اپنے خاص فضل و کرم سے اپریشن کامیاب فرمائے اور ہمشیرہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین۔

خاکسار

نذیر احمد۔ گول بازار۔ ربوہ

باسکٹ بال میچ

پی۔اے۔ایف سٹیشن سرگودہا اور ٹی۔آئی کالج کے درمیان کالج گراؤنڈ میں آج مورخہ ۳۰ جون کو پانچ بجے باسکٹ بال کا میچ ہو گا۔ شائقین تشریف لائیں۔

سیکرٹری

ٹی۔آئی۔کالج باسکٹ بال کلب۔ ربوہ

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"یہ چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتا اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے

کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں

اب جو نیا فتنہ اٹھا تھا اس نے بھی اگر زور نہیں پکڑا تو درحقیقت اس میں بہت حصہ تحریک جدید کے امانت فنڈ کا بھی ہے پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو اسے چاہیئے کہ یہاں جمع کرائے یاد رکھو یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں کل ثواب کا موقع مل سکے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے ایک زمانہ ایسا آئے گا جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور یہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہی ہے پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو گے کہ ہم جان و مال دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے گا کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا"

(افسر امانت تحریک جدید)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)